ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبآئث (القرآن)

کیکڑا کھانا اکثر فقہاء کے نزدیک حرام ہے

(بعد نظر ثانی)

تالیف

حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

(ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

شائع کردہ

إدارہ رضیة الابرار بھٹکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیکڑا (کُرلے, Crabs) کھانا اکثر فقہاء کے نزدیک حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے شمار چیزوں کو پیدا فرمایا ہے، جن میں سے کچھ چیزوں کو انسانوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور کچھ کو حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث**. (طیبات کو حلال کیا ہے اور خبائث کو حرام قرار دیا ہے) طیبات اور خبائث کی تعین رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل کے مطابق کی جائے گی۔ لہذا فقہاء کرام نے حرام وحلال کی تفصیل بیان فرما کر امت پر بڑا احسان فرمایا ہے۔

ہمارے بچپن میں کیکڑا کھانا معیوب سمجھا جاتا تھا، ادھر چند سالوں سے کیکڑا کھانے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے، دعوتوں میں بھی کیکڑے کے گوشت کو عمدہ چیز سمجھ کر کھایا جانے لگا ہے۔ باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا کہ چند علماء بھی اس کو کھا رہے ہیں، تو دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ اس کی تحقیق ہونی چاہئے، تو بحیثیت شافعی المسلک ہونے کے شوافع کی کتابوں کو دیکھا، تعجب ہوا کہ اکثر فقہاء شوافع نے اس کو حرام لکھا ہے، سمندر کے جانوروں کو کھانے کے سلسلہ میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ (۱) سمندر کا ہر جانور کھانا حلال ہے، یہ قول معمول بہ نہیں ہے۔ (۲) مچھلی کے علاوہ کوئی بھی جانور کھانا حلال نہیں ہے۔ یہ قول فقہاء احناف اور امام شافعیؒ کا ہے۔ (۳) مچھلی کے علاوہ سمندر کا وہ جانور جو خشکی میں حلال ہے، اس کا کھانا

حلال ہے، جیسا کہ سمندر کی بکری اور گائے۔ نیز جو جانور مچھلی کی طرح پانی ہی میں زندہ رہتا ہو اور خشکی میں زندہ نہ رہتا ہو، اور زمین پر چل اور رینگ نہ سکتا ہو، وہ حلال ہے، جیسے جھینگا۔ جو جانور مچھلی کے مشابہ نہیں ہے، پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو اور خشکی میں چلتا اور رنگتا ہو، وہ حرام ہے، جیسے کیکڑا، مینڈک، مگرمچھ، کچھوا وغیرہم، یہ قول اکثر فقہاء شوافع کا ہے۔ بعض فقہاء نے ایسے گوشت کو حرام لکھا ہے، جو صحت کے لئے مضر ہو۔ کیکڑا اور کینسر کی بیماری کو عربی میں سرطان کہتے ہیں، اس لئے کیکڑا کا گوشت مضر ہونے کی وجہ سے بھی فقہاء نے حرام لکھا ہے۔

کیکڑا کو انگریزی میں Crabs کہتے ہیں اور ہماری زبان نوایتی میں کُرلے کہا جاتا ہے۔ ذیل میں کیکڑا، کُرلے Kurle، Crabs، سرطان حرام ہونے کے سلسلہ میں فقہاء کے چند اقوال نقل کئے جارہے ہیں، جس سے معلوم ہوگا کہ کیکڑا، کُرلے کھانا حرام ہے۔ آج کل کچھ لوگ کیکڑا شوق سے کھاتے ہیں، اور اس کو حلال کرنے کے لئے فقہاء کے غیر مفتی بہ اقوال خصوصا امام نووی رحمہ اللہ کی اس عبارت کا سہارا لیتے ہیں۔ **الصحیح المعتمد أن جمیع ما فی البحر تحل میتته إلا الضفدع. (المجموع شرح المھذب ۹/۳۳)**

جب کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ **روضۃ الطالبین** اور **منھاج الطالبین** میں سرطان کھانے کو حرام لکھا ہے۔ نیز حضرت عطاءؒ، امام غزالیؒ، امام بغویؒ، امام کاسائیؒ، امام ابن رفعہؒ، علامہ سراج الدین عمر ابن ملقنؒ، علامہ کمال الدین

محمد دمیریؒ، علامہ ابوبکر حسینی حصنی ؒ ، علامہ شرف الدین اسماعیل یمنیؒ، علامہ جلال الدین محمد محلیؒ، علامہ زکریا انصاریؒ ، علامہ احمد رملیؒ، علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینیؒ وغیرہم نے سرطان (کُرلے) کھانے کو حرام لکھا ہے۔ لہذا سفید کیکڑا، کالا کیکڑا وغیرہ کی بحث کر کے کیکڑا کھانے کو حلال سمجھنا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ ذیل میں کیکڑا کھانے اور اس کو مارنے کی حرمت کے متعلق فقہاء کے چند اقوال نقل کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ عام مسلمانوں کی صحیح رہنمائی ہوسکے۔

(۱)عن عطاء قال: ما كان يعيش في البر فأصابه المحرم فعليه جزاؤه ، نحو السلحفاة والسرطان والضفادع. (تفسير الطبری ۱۲۸۲۵)

ترجمہ: حضرت عطاؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ جو سمندری جانور خشکی میں زندہ رہتا ہو، جیسے کچھوا، کیکڑا اور مینڈک کو حالت احرام میں مارے تو دم لازم ہوگا۔

حضرت عطاء (تابعی) کچھوا، کیکڑا اور مینڈک کو **صید البحر** (جو صرف میں پانی میں زندہ رہتا ہو) میں شامل نہیں کیا ہے۔

(۲) شافعی فقیہ امام محمد غزالیؒ (متوفی ۵۰۵ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وأما حيوان البحر فتحل جميعها إلا المستخبثات وما يعيش في البر كالضفدع والسرطان. (الوسيط في المذهب ۷/۱۰۳)

ترجمہ: سمندر کے جملہ جانور کھانا جائز ہے سوائے **مستخبثات** یعنی نقصاندہ

وگندے جانوروں کے اور جو جانور خشکی اور پانی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک (Frog) اور کیکڑا (Crabs) کے۔

(۳) شافعی فقیہ امام ابومحمد حسین بغویؒ (متوفی ۵۱۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وقسم يعيش فى البر والبحر معا، كالضفدع، والسرطان والحية والتمساح، فلا يحل شيء منها لا ميتا ولا ذكيا. (التهذيب فى الفقه الإمام الشافعى ۸/۳۴)

ترجمہ: جو جانور خشکی اور سمندر دونوں جگہ زندہ رہتا ہو، جیسے مینڈک، کیکڑا، سانپ، مگرمچھ، ان کا کھانا حرام ہے۔

(۴) امام ابوبکر کاسانی حنفیؒ (متوفی ۵۸۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وقوله عز شأنه ويحرم عليهم الخبائث (الأعراف ۱۵۷) والضفدع والسرطان والحية ونحوها من الخبائث. (بدائع الصنائع ۵/۳۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **ويحرم عليهم الخبائث** (یعنی ان پر خبائث حرام کردئے گئے ہیں) خبائث سے مراد مینڈک، کیکڑا، سانپ وغیرہم ہیں۔

(۵) شافعی فقیہ امام یحییٰ نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وما يعيش فى البر والبحر كضفدع وسرطان وحية حرام.

(منهاج الطالبين وعمدة المفتين ۱/۴۶۳)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا اور سانپ، ان کا کھانا حرام ہے۔

وعد الشيخ أبو حامد والإمام، وصاحب التهذيب من هذا الضرب الضفدع والسرطان، وهما محرمان على المشهور. وذوات السموم حرام قطعا. ويحرم التمساح على الصحيح، والسلحفاة على الأصح.

(روضة الطالبين وعمدة المفتين ۳/ ۲۷۵)

ترجمہ: امام ابو حامد محمد غزالیؒ، امام الحرمین عبدالملک جوینیؒ اور محی السنۃ امام حسین بغویؒ نے مینڈک اور سرطان کے کھانے کو حرام لکھا ہے، اور یہی فقہاء شوافع کا مشہور قول ہے۔ سمندر کے جملہ زہریلے جانور کھانا حرام ہے (جیسے سانپ، بچھو وغیرہم)، اور صحیح قول کے مطابق مگرمچھ (Crocodile) کا کھانا حرام ہے، اور کچھوا (Turtle) کا کھانا بھی صحیح قول کے مطابق حرام ہے۔

(۶) شافعی فقیہ علامہ احمد المعروف ابن رفعہؒ (متوفی ۷۱۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

والصحيح تحريم الضفدع والسرطان والسلحفاة، وبه جزم الماوردى والبندنيجى. (كفاية النبيه فى شرح التنبيه ۸/ ۲۴۹)

ترجمہ: صحیح قول کے مطابق مینڈک، کیکڑا، اور کچھوا کا کھانا حرام ہے۔ اور یہی موقف امام ماوردیؒ اور امام بندنیجیؒ کا ہے۔

(۷)شافعی فقیہ علامہ سراج الدین عمر ابن ملقنؒ (متوفی ۸۰۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وما يعيش في بر وبحر: كضفدع وسرطان وحية حرام...وأما السرطان والحية، فلما فيهما من الضرر، وكذا ذات السموم.(عجالة المحتاج إلى توجيه المنهاج،ص ۱۷۴۷)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا اور سانپ،ان کا کھانا حرام ہے۔کیکڑا اور سانپ کی حرمت ضرر کی وجہ سے ہے،اور اسی طرح جملہ زہریلے جانور بھی حرام ہے۔

(۸)شافعی فقیہ علامہ کمال الدین محمد دمیریؒ (متوفی ۸۰۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(وما يعيش في بر وبحر كضفدع وسرطان وحية حرام) وأما السرطان فلاستخباثه، وفيه قول ضعيف أيضا إنه حلال، وإليه ذهب الحليمي إذا ذبح.

(النجم الوهاج في شرح المنهاج ۹/۵۴۲)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک اور کیکڑا اور سانپ،ان کا کھانا حرام ہے۔کیکڑا کی حرمت اس کے گندہ اور نقصاندہ ہونے کی وجہ سے ہے،اور امام حلیمیؒ کا ایک قول اس کے حلال ہونے کا ہے،مگر یہ قول ضعیف ہے۔

(۹) شافعی فقیہ علامہ ابوبکر حسینی حصنیؒ (متوفی ۸۲۹ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

یحرم الضفدع والسرطان والسلحفاة على الراجح والله أعلم. (كفاية الأخيار في حل غاية الاختصار ۱/۵۲۷)

ترجمہ: راجح قول کے مطابق مینڈک، کیکڑا، اور کچھوا کا کھانا حرام ہے۔ اللّٰہ اعلم

(۱۰) شافعی فقیہ علامہ شرف الدین اسماعیل یمنیؒ (متوفی ۸۳۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وما لا يعيش إلا في الماء حلال كيفما مات ولو لم يشبه السمک، وما يعيش فيه وفي البر يحرم منه ذوات السموم والضفدع والسرطان والتمساح والنسناس وكذا السلحفاة.

(روض الطالب ونهاية مطلب الراغب ۱/۴۵۵)

ترجمہ: جو جانور صرف پانی میں زندہ رہتا ہو، اس کا کھانا حلال ہے، کسی بھی طرح اس کی موت واقع ہوئی ہو، اگرچہ وہ مچھلی کے مشابہ نہ ہو، اور جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو اس کا کھانا حرام ہے، جیسا کہ جملہ زہریلے جانور اور مینڈک، کیکڑا، مگرمچھ، نسناس (بندر کے مشابہ جانور ہوتا ہے)، کچھوا وغیرہم

(۱۱) شافعی فقیہ علامہ جلال الدین محمد محلیؒ (متوفی ۸۶۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(وما يعيش في بر وبحر كالضفدع) بكسر أوله وثالثه (وسرطان وحية) وعقرب وسلحفاة بضم السين وفتح اللام

وتمساح (حرام)، وفى الأولين قول والآخرين وجه بالحل كالسمک والحرمة فى الأربعة للاستخباث وفى الحية والعقرب للسمية. (شرح المحلی علی المنهاج ۱/ ۲۶۱)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک، کیکڑا، سانپ، بچھو، کچھوا اور مگر مچھ ان کا کھانا حرام ہے۔ مینڈک، کیکڑا، کچھوا، مگر مچھ کے حلال ہونے کے متعلق ایک قول ہے، مچھلی کے مشابہ ہونے کی وجہ سے۔ لیکن مینڈک، کیکڑا، کچھوا، مگر مچھ کے حرام ہونے کی وجہ اس کے گوشت کے نقصاندہ اور گندہ ہونا ہے اور سانپ اور بچھو کے حرام ہونے کی وجہ ان کا زہریلا ہونا ہے۔

(۱۲) شافعی فقیہ علامہ احمد رملیؒ (متوفی ۹۵۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وإن كان غيره كالضفدع والسرطان والتمساح والسلحفاء وذوات السموم كالحية والعقرب، فحرام.

(فتاوی الرملی ۴/ ۷۱)

ترجمہ: مینڈک، کیکڑا، مگر مچھ، کچھوا اور جملہ زہریلے جانور جیسے سانپ، بچھو کا کھانا حرام ہے۔

(۱۳) شافعی فقیہ علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینیؒ (متوفی ۹۷۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ويحرم ما يعيش فى بر وبحر كضفدع وسرطان ويسمى

عقرب الماء وحية ونسناس وتمساح وسلحفاة، بضم السين وفتح اللام لخبث لحمها. (الإقناع فی حل ألفاظ أبی شجاع۷/۷)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو جیسے مینڈک، کیکڑا جس کو پانی کا بچھو کہا جاتا ہے، اور سانپ، نسناس (بندر کے مشابہ ایک جانور ہے)، مگرمچھ، کچھوا کا کھانا حرام ہے۔

(۱۴) شافعی فقیہ علامہ سلیمان بجیرمیؒ (متوفی ۱۲۲۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

(وحرم ما يعيش فی بر وبحر كضفدع وسرطان) ويسمى عقرب الماء (وحية) ونسناس وتمساح وسلحفاة بضم السين وفتح اللام لخبث لحمها.

(حاشية البجيرمی على المنهاج۶ ۱/ ۷)

ترجمہ: جو سمندری جانور خشکی اور پانی دونوں جگہ زندہ رہتا ہو، جیسے مینڈک، کیکڑا جس کو پانی کا بچھو بھی کہا جاتا ہے، سانپ، نسناس (بندر کے مشابہ ایک جانور ہے)، مگرمچھ، کچھوا کا کھانا حرام ہے، اس کے گوشت کے نقصاندہ ہونے کی وجہ سے۔

(۱۵) علامہ محمد بن علی شوکانی یمنیؒ (متوفی ۱۲۵۰ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ومن المستثنى التمساح والقرش والثعبان والعقرب والسرطان والسلحفاة للاستخباث والضرر اللاحق من السم.

(نيل الأوطار ۹/ ۲۳)

ترجمہ: سمندری جانوروں میں مگر مچھ، سمندری کُتا، ازدھا، بچھو، کیکڑا، کچھوا حلال نہیں ہیں، ان کے خبث اور نقصاندہ ہونے کی وجہ سے۔

(۱۶) المبسوط شافعی میں مولانا احمد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

وہ جانور جو خشکی اور تری دونوں میں زندہ رہتے ہیں، حرام ہیں جیسا کہ مینڈک، کیکڑا، تابیل، اور مگر مچھ۔ (المبسوط، ص۴۰۳)

(۱۷) حنفی عالم علامہ ظفر احمد عثمانیؒ (متوفی ۱۳۹۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وبالجملة فكل ما كان من جنس السمک لغة وعرفا فهو حلال بلا خلاف كالسقنقور والروبيان ونحوهما، والله تعالى أعلم بالصواب. (إعلاء السنن ۱۷/ ۱۱۸)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ کہ جو جانور لغۃ وعرفا مچھلی کہلاتا ہو، وہ بلا خلاف حلال ہے جیسے سقنقور اور جھینگا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۱۸) الفقہ الاسلامی کے مصنف شیخ وہبۃ الزحیلیؒ (متوفی ۱۴۳۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

وهو الذى يعيش فى البر والماء معا، كالضفدع والسلحفاة والسرطان، والحية والتمساح وكلب الماء ونحوها. وفيه آراء ثلاثة: قال الحنفية والشافعية لا يحل أكلها، لأنها من الخبائث،

وللسمية فی الحیة، ولأن النبیﷺ نھی عن قتل الضفدع ولو حل أکله، لم ینه عن قتله. (الفقه الإسلامی وأدلته ۴/ ۳۳۲)

ترجمہ: جو جانور پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہتا ہے، جیسے مینڈک، کچھوا، کیکڑا، سانپ، مگرمچھ، سمندری کتا، اس کے بارے تین اقوال ہیں، فقہاء حنفیہ اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ ان کا کھانا حلال نہیں ہے اسلئے خبائث کی قسم میں سے ہے (خبائث کا کھانا حرام ہے)، اور سانپ میں زہر ہے، اور مینڈک کو مارنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، اگر اس کا کھانا جائز ہوتا ہو آپ ﷺ اس کے مارنے کو منع نہ فرماتے۔

(۱۹) دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاون کراچی کا فتوی:

جھینگا مچھلی حلال ہے، کیکڑا کھانا جائز نہیں، البتہ Lopster بڑا جھینگا کھانے کی گنجائش ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

شائع کردہ: ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

۱۳/ شوال المکرّم ۱۴۳۸ھ ہجری مطابق ۷/ جولائی ۲۰۱۶ء عیسوی بروز جمعہ